کتاب نما

اسلام، پیغمبر اسلامؐ اور مستشرقین مغرب کا اندازِ فکر، ڈاکٹر عبدالقادر جیلانی۔ مرتب: آصف اکبر۔ ناشر: کتاب سرائے، فرسٹ فلور، الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۳۹۱۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

جب دنیا مغرب کی اسیر ہوئی تو ہر فن میں مغرب کی سند تسلیم کی جانے لگی۔ اسلام کے بارے میں بھی مستشرقین کی رائے کو عالمی سطح پر اہمیت دی گئی۔ جس کے باعث عیسائی دنیا بدستور تعصب میں مبتلا رہی۔ غیر جانب دار دنیا نے بھی اسلام کو مغرب کی عینک سے دیکھا، اسی لیے وہ نہ صرف اسلام کے صحیح خدوخال سے ناآشنا رہی بلکہ بڑی حد تک ان کی غیر جانب داری مغرب کی ہم نوائی میں تبدیل ہونے لگی۔ اسلامی معاشرے میں بھی ایک طبقہ ایسا پیدا ہوگیا جس نے اسلام کو مستشرقین کی عینک سے دیکھنا اور پرکھنا شروع کر دیا۔ جس کے زیراثر مغربی تعلیم یافتہ طبقہ اسلام سے بیگانہ ہوتا چلا گیا۔ اس تحقیقی مقالے میں مستشرقین کے اسی طرزِعمل کو موضوع بنایا گیا ہے تاکہ شکوک میں مبتلا اہلِ مغرب، مرعوبیت کے مارے تعلیم یافتہ مسلمان اور بیچارگی کے شکار مسلمان علما پر مستشرقین کی سوچ، ان کے مقصد اور طریق کار کو واضح کیا جاسکے، اور یہ بات کھل کر سامنے آئے کہ مستشرقین کی تحریروں میں علم کی پیاس، حق کی تلاش اور پیشہ ورانہ دیانت داری کس حد تک عنقا ہے اور ان کے پھیلائے ہوئے شکوک وشبہات کی اصلیت کیا ہے۔

اعلیٰ پائے کی اس تحقیق کی حامل یہ کتاب بنیادی طور پر پی ایچ ڈی کا تحقیقی مقالہ ہے جسے ڈاکٹر عبدالقادر جیلانی نے نومبر ۱۹۸۰ء میں تحریر کیا تھا۔ وہ پیشے کے لحاظ سے انجینیر تھے۔ کتاب، کتابیات اور اشاریے سے مزین ہے۔

مصنف نے عیسائیت کی اپنی 'شکل وصورت' کو بہت سلیقے سے پیش کیا ہے۔ ایسا مذہب جسے دوسرے مذاہب بالخصوص اسلام پر تابڑتوڑ حملے کرنے اور الزام تراشی کے ساتھ بددیانتی کرنے میں عار نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے حوالے سے مغرب کی تاریخ، تعصب اور بددیانتی سے بھری پڑی ہے، مثلاً دور اوّل میں مغربی علما نے عربی سے تراجم کر کے مسلم تصانیف کو اپنے ناموں سے منسوب کیا۔ بددیانتی، جھوٹ اور فریب کی ایک اور مثال یہ ہے کہ مغربی چرچ میں یہ امر تسلیم کیا جاتا تھا کہ مسلمان بت پرست تھے اور اسلام بت پرستی کا مذہب تھا۔ عوامی سطح پر مسلمان بڑے جادوگر سمجھے جاتے تھے۔ اسلام مذہب نہیں، اسلام جنگی ٹولے کا مذہب ہے۔ اسلام انفرادی مذہب ہے، اسلام عرب جاہلیہ کے 'مروۃ' کا بدلہ ہوا نام ہے یا اسلام لُوٹ ہے۔ مصنف نے ان بے اصل اور بے بنیاد اعتراضات کا بھرپور جواب اس کتاب میں فراہم کیا ہے۔

دنیا کی کسی اور عظیم شخصیت کو اس قدر متہم نہیں کیا گیا جتنا مغرب نے سرکارِ دوعالمؐ کو کیا۔ اس صدی میں بھی ایسی تحریروں کی کمی نہیں جن میں اخلاقی الزامات دہرائے گئے ہیں۔ مغرب نے بہروپ یا جعل (imposture) کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ انیسویں صدی تک یہ الزام تواتر کے ساتھ ملتا ہے۔ اب اسی پرانے نظریے کو نئے الفاظ عطا کر کے کہا کہ یہ وحی کوئی بیرونی القا نہیں تھی، بلکہ لاشعور کی پیداوار تھی جسے غلط فہمی کی بنا پر ملکوتی پیغام تصور کیا گیا۔ (ص ۳۲۰)

کردار نبویؐ پر ایک اور الزام خوں ریزی کا ہے۔ اس لفظ کو ایسے عامیانہ انداز میں استعمال کیا جاتا ہے جو خونِ ناحق اور خونِ برحق کی تمیز مٹا ڈالتا ہے۔ اس الزام کے ضمن میں معاہدہ شکنی، دھوکا دہی اور سفا کی جیسی گھناؤنی تہمتیں بھی لگائی جاتی ہیں۔ (ص ۳۲۳)

مصنف نے نہایت عرق ریزی اور شدید محنت سے اس کتاب میں مغربی مصنفین کی کتابوں کے جو اقتباسات دیے ہیں اگرچہ انھیں پڑھتے ہوئے کوفت ہوتی ہے مگر موضوع کا تقاضا یہی تھا۔ لہٰذا مصنف نے نہ صرف انھیں جمع کیا بلکہ ان کا مدلل جواب بھی دیا ہے۔ مغرب کی موجودہ سوچ کو جاننے کے لیے اور اسلام کے خلاف جاری جنگ کا صحیح ادراک کرنے میں یہ کتاب نہایت مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم مصنف کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اس اعلیٰ پایہ کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین! (الیاس انصاری)